بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۱۷ تبلیغ ۱۳۴۵ھش ۱۷ شوال ۱۳۸۵ھ ۱۷ فروری ۱۹۶۶ء | نمبر ۴۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا شناسی کا نہایت اعلیٰ ذریعہ دُعا ہی ہے

دُعا سے ایک فیض نازل ہوتا ہے جو طرح طرح کے پیرایوں میں کامیابی کا ثمرہ بخشتا ہے

"سورۃ فاتحہ میں جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں مسلمانوں کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ دعا میں مشغول رہیں بلکہ دعا اھدنا الصراط المستقیم سکھلائی گئی ہے اور فرض کیا گیا ہے کہ پنج وقت یہ دعا کریں۔ پھر کس قدر غلطی ہے کہ کوئی شخص دعا کی روحانیت سے انکار کرے۔ قرآن شریف نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ دعا اپنے اندر ایک روحانیت رکھتی ہے اور دُعا سے ایک فیض نازل ہوتا ہے جو طرح طرح کے پیرایوں میں کامیابی کا ثمرہ بخشتا ہے۔

ہماری تقریر مذکورہ بالا سے ہر ایک منصف سمجھ سکتا ہے کہ جس طرح باوجود تسلیم مسئلہ قضا و قدر کے صدہا اموریں یہی سنت اللہ ہے کہ جد و جہد سے ثمرہ مرتب ہوتا ہے اسی طرح دعا میں بھی جد و جہد کی جائے وہ ہرگز ضائع نہیں جاتی خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک جگہ پر اپنی شناخت کی یہ علامت ٹھہرائی ہے کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو بے قراروں کی دعا سنتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ امّن یجیب المضطر اذا دعاہ۔ پھر جبکہ خدا تعالیٰ نے دعا کی قبولیت کو اپنی ہستی کی علامت ٹھہرائی ہے تو پھر کس طرح کوئی عقل اور حیا والا گمان کر سکتا ہے کہ دُعا کرنے پر کوئی آثارِ صریحہ اجابت کے مترتب نہیں ہوتے اور محض ایک رسمی امر ہے جس میں کچھ بھی روحانیت نہیں۔ میرے خیال میں ہے کہ ایسی بے ادبی کوئی سچے ایمان والا ہرگز نہیں کرے گا۔ جبکہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ جس طرح زمین و آسمان کی صنعت پر غور کرنے سے سچا خدا پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح دعا کی قبولیت کو دیکھنے سے خدا تعالیٰ پر یقین آتا ہے۔ پھر اگر دعا میں کوئی روحانیت نہیں اور حقیقی اور واقعی طور پر دعا پر کوئی نمایاں فیض نازل نہیں ہوتا تو کیونکر دعا خدا تعالیٰ کی شناخت کا ایسا ذریعہ ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ زمین و آسمان کے اجرام و اجسام ذریعہ ہیں؟ بلکہ قرآن شریف سے تو معلوم ہوتا ہے کہ نہایت اعلیٰ ذریعہ خدا شناسی کا دعا ہی ہے اور خدا کی ہستی اور صفات کاملہ کی معرفت تامہ یقینیہ کاملہ صرف دعا سے ہی حاصل ہوتی ہے اور کسی ذریعہ سے حاصل نہیں ہوتی۔ وہ امر جو ایک بجلی کی چمک کی طرح ایک دفعہ انسان کو تاریکی کے گڑھے سے کھینچ کر روشنی کی کھلی فضا میں لاتا اور خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیتا ہے وہ دعا ہی ہے۔ دعا کے ذریعہ ہزاروں بدمعاش صلاحیت پر آ جاتے ہیں اور ہزاروں بگڑے ہوئے درست ہو جاتے ہیں"۔

(ایام الصلح صفحہ ۲۸ و ۲۹)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ فروری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

منٹگمری ۱۵ فروری (بذریعہ تار) — محمد بشیر صاحب نے منٹگمری سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ محترم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع منٹگمری جو عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں کی حالت تشویشناک صورت اختیار کر رہی ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد سے بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم چوہدری صاحب کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ — محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب جج عالمی عدالت دی ہیگ مورخہ ۱۷ فروری بروز جمعرات گیارہ بجکر ۲۰ منٹ پر مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام کالج ہال میں سوال و جواب کی صورت میں طلبائے کالج سے خطاب فرمائیں گے۔ انشاء اللہ

(معتمد مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج)

ربوہ ۱۶ فروری۔ محترم قاضی محمد رشید صاحب سابق وکیل المال تحریک جدید ایک ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ صاحب فراش ہیں۔ مرض دن بدن پیچیدہ ہوتا جا رہا ہے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت صحت و سلامتی کے لئے خاص توجہ سے دعا کریں۔

ربوہ ۱۶ فروری۔ مکرم غلام محمد خان صاحب کارکن تعلیم الاسلام کالج تین ہفتہ سے بیمار ہیں تا حال کوئی افاقہ نہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت یاب فرمائے۔ آمین

محترم حاجی نصیر الحق صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم حاجی نصیر الحق صاحب مورخہ ۱۵ اور ۱۶ فروری ۱۹۶۶ء کی درمیانی شب ۱ بجے کے بعد سمن آباد لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ نماز جنازہ آج مورخہ ۱۶ فروری کو ربوہ میں بعد نماز عصر ادا کی جائے گی۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۶۶ء

اسلامی اخلاق کا معیار

الفضل مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۶۶ء میں ایک طویل حدیث نقل کی گئی ہے جس میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض اخلاقی کوتاہیوں کا ذکر نہایت خوبی سے کیا ہے۔ حدیث کا ماحصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ساتوں آسمانوں پر نگران فرشتے تعینات کئے ہوئے ہیں۔ ہر آسمان کا فرشتہ اس بات کا ذمہ دار ہے کہ وہ کسی ایسے انسان کو اپنی حد سے نہ گزرنے دے جو اس کے علم کے مطابق کسی ایسے گناہ کا مرتکب ہوا ہو۔ جو اس کو ملاء اعلیٰ پر جانے کے ناقابل بناتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں بتایا گیا ہے کہ جب بظاہر نیک انسان کو اعمال کے فرشتے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کے لئے پہلے آسمان پر پہنچے۔ تو اس آسمان کے نگران فرشتہ نے ان کو روک دیا اور بتایا کہ خواہ یہ انسان بظاہر کتنا نیک ہے مگر یہ آگے نہیں جا سکتا کیونکہ یہ غیبت کیا کرتا تھا۔ اس طرح جب ایک دوسرے انسان کو فرشتے بڑا پارسا سمجھ کر لے گئے تو پہلے آسمان کے نگران فرشتہ نے تو کوئی تعرض نہ کیا۔ مگر دوسرے آسمان کے پاسبان فرشتہ نے اس کو روک دیا اور بتایا کہ یہ انسان فخر ومباہات کا عادی تھا اس لئے یہ آگے نہیں جا سکتا۔ اسی طرح درجہ بدرجہ ہر آسمان کے نگران فرشتہ نے فخر ومباہات کرنے والے تکبر کرنے والے خود پسندی کرنے والے حسد کرنے والے بے رحمی کرنے والے اور طلب شہرت کے لئے اعمال بجا لانے والے انسانوں کو آگے جانے سے روکا۔ آخر میں ایک ایسا انسان لایا گیا جس کو نگران فرشتوں میں سے کسی نے نہ روکا اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کیا گیا۔ اس کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"اے میرے فرشتو تم میرے بندے کے اعمال پر نگران ہو اور میں اس کے دل پر نگران ہوں اس نے یہ اعمال میری خاطر نہیں کئے بلکہ میرے غیر کی خاطر کئے ہیں۔ اس لئے اس پر میری لعنت ہو۔"

الغرض اس حدیث شریف میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلامی اخلاق کا ایک پیمانہ ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اور ہم اس پیمانے سے اپنے اعمال کی جانچ پڑتال کر سکتے ہیں۔ اسلامی اخلاق کے منافی درجہ بدرجہ یہ آٹھ گناہ ہیں۔

(۱) غیبت
(۲) فخر ومباہات
(۳) تکبر
(۴) خود پسندی
(۵) حسد
(۶) بے رحمی
(۷) علو وشہرت کی طلب
(۸) غیر اللہ کے لئے نیک اعمال بجا لانا

حدیث شریف میں اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ ان عیوب میں سے اگر ایک عیب بھی کسی میں پایا جائے تو وہ لقائے الٰہی سے محروم ہو جاتا ہے۔ خواہ اس کے دوسرے اعمال کتنے ہی درخشندہ کیوں نہ ہوں کتنے ہی بظاہر اچھے کیوں نہ ہوں اگر ان آٹھ عیوب میں سے ایک عیب بھی اس میں پایا جاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کے حضور سے مردود ہو جاتا ہے۔

ان آٹھوں میں سے سب سے بڑا عیب غیبت ہے۔ یہ اتنا نمایاں اور بڑا عیب ہے کہ پہلے آسمان کا نگران فرشتہ بھی اس کو آگے قدم نہیں رکھنے دیتا اور ستم ظریفی یہ ہے کہ انسان اس عیب کو اتنا بڑا عیب خیال ہی نہیں کرتے۔ اور یہ جنس گو بازاروں میں اتنی عام اور وافر ہے کہ شاید ہی اس سے بڑھ کر کوئی اور جنس ملتی ہو۔ بات بات میں لوگ غیبت کے مرتکب ہوتے ہیں اور محسوس نہیں کرتے کہ وہ ایک ایک بات میں لقاء اللہ سے کتنے فرسنگ دور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب یہ حدیث فرمائی تو اس کے راوی حضرت معاذؓ نے عرض کی یا رسول اللہ اگر یہ کیفیت ہے تو مجھے نجات کیسے نصیب ہو گی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

میری اقتدا کرو اور یقین کو لازم پکڑو۔ چاہے تمہارے اعمال میں کوئی کوتاہی بھی رہ گئی ہو۔ اور اپنی زبان پر قابو رکھو کہ وہ مسلمان بھائیوں کی غیبت نہ کرے۔ اور ان کے مقابلہ میں اپنے آپ کو پاکیزہ خیال نہ کرے اور اس دنیا کے اعمال کو آخرت کے اعمال سے نہ ملاؤ اور لوگوں کو نہ پھاڑو کہ قیامت کے روز تمہیں دوزخ کے کتے پھاڑیں گے اور تمہارا کوئی عمل لوگوں کے دکھلاوے کی خاطر سرزد نہ ہو۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں اسلامی اخلاق کا خلاصہ پیش کر دیا ہے۔ اس خلاصہ میں بھی آپؐ نے غیبت کو سب سے پہلے رکھا ہے۔ اس سے آگے سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ انسان اپنے نیک اعمال پر فخر ومباہات کرنے لگے اور سمجھنے لگے کہ میں بڑا پارسا ہوں۔ یہ عیب بھی انسانوں میں اکثر پایا جاتا ہے۔ نماز، روزہ حج، زکوٰۃ ایک مسلمان کے فرائض اولین میں داخل ہیں۔ اس لئے ان اعمال کو بجا لانا ہے تو کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔ ایک مسلمان کے مسلمان ہونے کے لئے یہ اعمال بجا لانا معمولی بات ہے۔ ورنہ وہ مسلمان ہی نہیں کہلا سکتا۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے کہ انسان روٹی کھاتا یا پانی پیتا ہے تاکہ اس کی زندگی قائم رہے۔ اگر ایک آدمی اس بات پر فخر کرے کہ میں نے روٹی کھائی ہے۔ یا میں نے پانی پیا ہے تو کتنا مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک مسلمان کا نماز، روزہ حج۔ اور زکوٰۃ کا پابند ہونا اور اس پر فخر کرنا روحانی سطح پر مضحکہ خیز بنے۔ اسی طرح ہم جو اعمال محض اس دنیا میں اپنی بہبودی کے لئے کرتے ہیں۔ ان کو اپنی نیکیاں نہیں تصور کرنا چاہیئے۔ جو ہمیں آخرت میں نجات دلاتی ہیں۔ یہ کام تو ہم کو طوعاً کرہاً کرنے ہی پڑتے ہیں۔ اس میں نیکی کا کونسا جزو ہے؟ دوسروں کو ایذا دینا بھی بہت بڑا عیب ہے اور محض دکھاوے کے لئے کوئی نیکی کرنا بھی اسلامی اخلاق کے رو سے بہت بڑا عیب ہے اسی لئے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری اقتداء کرو۔ جو شخص بھی آپؐ کی اقتدا کرتا ہے۔ وہ ان عیوب سے کبھی ملوث نہیں ہوتا۔ آپؐ کا حال تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کی نسبت فرماتا ہے۔

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین

یہ ہے وہ منزل اخلاق جس پر ایک مسلمان کو پہنچنا ہے۔ یہ ہے زندگی کا وہ معیار جو ہمارے سامنے اسوہ رسول اللہ کی شکل میں رکھا گیا ہے۔ اس روشنی کی راہنمائی میں چلنے والا ہی حقیقی مسلمان ہے۔ اور وہی اسلامی اخلاق کی منزل کو پا سکتا ہے۔ یعنی جو نیک اعمال بجا لائے جائیں وہ سوائے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے کسی اور غرض کے لئے نہ بجا لائے جائیں۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

یوم مصلح موعود

۲۰ فروری بروز اتوار جلسے کئے جائیں

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ۲۰ فروری ۱۹۶۶ء بروز اتوار "یوم مصلح موعود" منایا جائے گا۔ امراء اور صدر صاحبان نوٹ فرمالیں اور ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور اس اہم دن کے پیش نظر شایان شان جلسے منعقد کریں۔ اور نظارت ہذا میں رپورٹیں بھجوائی جائیں :: (ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ)

جماعتہائے احمدیہ غانا کی ۳۴ ویں سالانہ کانفرنس

Digitized by Ahmadiyya Library Rabwah

ملک کے طول و عرض سے پانچ ہزار سے زائد افریقن احمدیوں کی شرکت

مالی قربانی کی تحریک پر افریقن احمدیوں نے ساڑھے بیالیس ہزار روپیہ پیش کر دیا

(مرسلہ مکرم قریشی شاہد احمد صاحب ایچ ایس سی مقیم غانا بوساطت وکالتِ تبشیر)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ غانا کی ۳۴ ویں سالانہ کانفرنس مورخہ ۶، ۷، ۸ جنوری ۶۶ء بروز جمعرات، جمعہ و ہفتہ کامیابی و کامرانی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ افادۂ احباب کے لئے اس کانفرنس کی مختصر رُوداد پیش ہے۔

جلسہ کی تیاری

احباب جماعت بصد شوق سارا سال جلسہ کے منتظر رہتے ہیں۔ نیا سال شروع ہوتے ہی احباب نے سفر کی تیاری شروع کر دی۔ سالٹ پانڈ میں یکم جنوری سے ہی احباب کی آمد شروع ہو چکی تھی۔ تشریف لانے والے احباب جلسہ کی تیاری میں پروگرام کے مطابق حصّہ لیتے رہے۔ مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مبلغ انچارج غانا و رئیس التبلیغ مغربی افریقہ انہیں مناسب ہدایات دیتے رہے۔ مورخہ ۴ جنوری کی دوپہر تک سب انتظامات مکمل ہو چکے تھے اور سالٹ پانڈ اور قریب کی احمدیہ جماعتیں مہمانوں کی منتظر تھیں۔ مہمانوں کے آرام اور رہائش کیلئے باقاعدہ تنظیم کے ساتھ ریجن وار اور سرکٹ وار جگہ مقرر کی گئی تھی۔ اس غرض کے لئے احمدیہ مشن ہاؤس، تعلیم الاسلام مڈل و پرائمری سکول اور نو تعمیر شدہ مجوزہ احمدیہ مشنری کالج کی عمارات کام میں لائی گئیں۔

جلسہ گاہ:۔

سالانہ جلسہ کے لئے سمندر کے کنارے ایک وسیع رتیلے میدان کو چنا گیا۔ یہ میدان ناریل کے اونچے درختوں سے گھرا ہوا ہے۔ رنگین جھنڈیاں آویزاں تھیں۔ مہمانوں کی کثیر تعداد کے پیشِ نظر لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ مغرب کی جانب لکڑی کے تختوں سے سٹیج تیار کی گئی۔ سٹیج کے سامنے نیز دونوں اطراف کرسیوں اور بنچوں کی قطاریں ترتیب کے ساتھ لگائی گئی تھیں۔ خواتین کے لئے بیٹھنے کا علیحدہ انتظام تھا۔

افتتاح:۔

مورخہ ۶ جنوری افتتاح کا دن مقرر تھا۔ احباب صبح سویرے ہی میدانِ جلسہ میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ جلسہ کے افتتاح کا موقعہ تھا اور رمضان المبارک کے ایام۔ تسبیح و تحمید اور درود اور دعاؤں کی آوازیں فضا میں بلند ہو رہی تھیں۔ ساڑھے نو بجے مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم رئیس التبلیغ مغربی افریقہ اور صدر جماعتِ احمدیہ غانا جناب محمد آر تھر صاحب چند دیگر احباب کی معیّت میں سٹیج پر تشریف لائے۔ میدان نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعروں سے گونج اُٹھا۔

"تلاوتِ قرآن مجید کے بعد سفید چوغوں اور پگڑیوں میں ملبوس جماعت احمدیہ (WA) کے ایک حزب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عربی نظم پڑھی۔ بعد ازاں مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب امیر و رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے افتتاحی تقریر فرمائی۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا کہ ہمیں اس سرزمین میں ۳۴ ویں بار جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس بلند کرنے، اسلام کا پیغام سُننے اور حضرت احمد علیہ السلام کے ذریعہ سے احیاءِ اسلام کا کام پورا ہوتے ہوئے دیکھنے کی توفیق مل رہی ہے۔ گزشتہ سال کے اہم واقعات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی وفات ہم سب کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔ خدائی مشیت اور اٹل قانونِ قدرت کے نتیجہ میں یہ قیمتی آسمانی وجود اب ہم میں نہیں ہے مگر آپ رضؓ کی باون سالہ خلافتِ ثانیہ کے کارہائے نمایاں ہمیشہ ہمارے درمیان رہیں گے۔

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس عظیم صدمہ کے بعد خوشی کا دن بھی دکھلایا ہے اور اپنی جناب سے قدرتِ ثانیہ کا تیسرا مظہر ہمارے درمیان کھڑا کر دیا ہے آیت استخلاف کے عین مطابق ہم سب کیلئے خلافتِ ثالثہ کا قیام امن اور تسکین کا سامان بن کر آیا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے خلافتِ ثالثہ سے متعلق آسمانی بشارات اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی گزشتہ خدماتِ جلیلہ کا تفصیل سے ذکر کیا۔

گزشتہ سال مئی میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کے دورۂ غانا کے حالات ذکر کرتے ہوئے آپ نے احباب کو صاحبزادہ صاحب کا پیغام یاد دلایا کہ ہر احمدی کو سال میں کم از کم ایک نئی بیعت کروانی چاہیئے اور سال میں کم از کم ۱۵ دن احمدیت و اسلام کی تبلیغ و خدمت کے لئے وقف کرنے چاہئیں۔ تقریر ختم کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ غانا کے لئے فخر کی بات ہے کہ غانا کو سارے مغربی افریقہ کے لئے مرکز بنا دیا گیا ہے اور آپ کے امیر کو رئیس التبلیغ مقرر کیا گیا ہے، اسی طرح سالٹ پانڈ میں عنقریب احمدیہ مشنری کالج شروع ہو رہا ہے جہاں پر مغربی افریقہ کے لئے مبلغ تیار کئے جائیں گے۔ ان امور پر خوشی اور فخر محسوس کرتے ہوئے غانا کے احمدیوں کی ذمہ داری بھی بڑھ جاتی ہے سو ہم سب کو اپنی مساعی تیز تر کرنے کی ضرورت ہے۔

افتتاحی تقریر کے بعد آپ نے اجتماعی دعا فرمائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

اجلاس اوّل

افتتاح کے بعد اجلاس اوّل کی کارروائی شروع ہوئی۔ صدارت کے فرائض جناب محمد آر تھر صاحب صدر جماعت احمدیہ غانا نے سرانجام دیئے۔ پہلے دن کا پروگرام زیادہ تر علمی تقاریر پر مشتمل تھا، انگریزی تقاریر کا ترجمہ آکان (AKAN) زبان میں کیا جاتا رہا۔

پہلی تقریر جناب اسمٰعیل (Ismail B.K. Addo) ٹیچر تعلیم الاسلام سیکنڈری سکول نے "عصرِ جدید میں اسلام کی ضرورت" کے موضوع پر کی۔ آپ نے قرآن مجید کی تعلیم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ کو پیش کرتے ہوئے ضرورتِ اسلام کو واضح کیا اور پھر احمدیت کے ذریعہ سے جو احیاءِ اسلام کا کام ہو رہا ہے اور جس نظامِ نَو کی بنیادیں استوار ہو چکی ہیں اس پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب کو تلقین کی کہ ان کا ہر لحظہ خدمتِ اسلام میں صرف ہونا چاہیئے۔

سیّد داؤد احمد صاحب انور مبلّغ شمالی ریجن نے "آنحضرت بحیثیت خاتم النبیینؐ" کے موضوع پر تقریر کی۔ تورات اور بائیبل کے حوالوں سے استدلال کرتے ہوئے اور قرآن مجید کی تعلیمات کی روشنی میں آپ نے ثابت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود کے سوا کسی اور نبی کو ہم خاتم النبیینؐ نہیں قرار دے سکتے۔

آپ کی تقریر بڑی دلچسپی سے سُنی گئی اور فضا درود و سلام کی آوازوں سے معمور رہی۔

معلّم یحیٰی صاحب مبلّغ اپر (Upper) ریجن نے "تبلیغ کی اہمیّت" کے ضمن میں حاضرین کو بڑے احسن پیرایہ میں ان کی ذمّہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اجلاس اوّل کی آخری تقریر کے بعد صاحبِ صدر نے نمازِ ظہر و عصر کے لئے کارروائی ختم کرنے کا اعلان کیا۔ میدان جلسہ میں ہی جملہ حاضرین نے دونوں نمازیں باجماعت ادا کیں۔

اجلاس دوم

دو بجے بعد دوپہر "تلاوت قرآن کریم سے دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے مشہور عربی قصیدہ

یا عین فیض اللہ والعرفان

کے اشعار پڑھے جانے کے بعد مولوی عبدالحق صاحب استاد عربی و اسلامیات تعلیم الاسلام سیکنڈری سکول کماسی نے "حضرت مسیح موعودؑ کے معجزات" کے موضوع پر تقریر کی۔

مولوی عبد اللطیف صاحب نے رمضان المبارک کی مناسبت سے "اسلامی روزہ" کے عنوان سے اپنا مضمون سُنایا۔ ہندوؤں اور عیسائیوں کے روزہ کا مقابلہ اسلامی روزہ سے

کرتے ہوئے اسلامی روزہ کی فضیلت، فلاسفی بیان کی اور برکات رمضان المبارک سے وافر حصہ لینے کی تلقین کی۔

ہمارے لوکل مبلغ جناب ابراہیم صاحب نے "شادی اور طلاق" کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا۔ اس مسئلہ کے معاشرتی پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے افراد جماعت کو دوسروں کے لئے نمونہ بننے کی تلقین کی۔

تیسری تقریر جناب عبداللہ صاحب نے کی۔ ان کا موضوع تھا۔ "اسلام میں امور نواہی" اسلامی شعار یعنی دیانت، امانت، عدل و انصاف کی مثالیں بیان کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہمیں ہر امر میں اور ہر کام میں اس بات کو مدّ نظر رکھنا چاہیئے کہ کیا ہم احکام اسلامی کو پس پشت تو نہیں ڈال رہے؟

آخری تقریر جناب مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب نے کی۔ ان کا موضوع تھا "احمدیت کا مستقبل" آپ نے بتایا کہ فی زمانہ جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت ہے جس کو قرآن مجید نے شجرۂ مبارکہ (محمود و نور) کے نام سے یاد کیا ہے، یہی وہ درخت ہے جو بڑھے گا، پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کی ترقی کو روک سکے۔ تقریر میں آپ نے اُردو زبان میں تجلّیاتِ الٰہیہ اور تحفہ گولڑویہ میں سے متعدد حوالجات کے ذریعہ سے احمدیت کے درخشندہ مستقبل کے بارہ میں خدائی وعدے بیان کئے۔

اس پُرزور تقریر کے بعد اجلاس دوم کی کارروائی ختم ہوئی۔

اجلاس سوم

کانفرنس کے دوسرے دن مؤرخہ ۷ جنوری کو صبح ساڑھے آٹھ بجے اجلاس سوم کی کارروائی صدر جماعت احمدیہ غانا کی صدارت میں شروع ہوئی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی ایک عربی نظم پڑھے جانے کے بعد پانچ ریجنل مبلغین نے اپنے اپنے حلقہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ یہ رپورٹیں تربیتی، تعلیمی اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت کے متعلق مساعی پر مشتمل تھیں۔ چوہدری محمد لطیف صاحب ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کی سی کی سالانہ رپورٹ اور مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم جنرل مینیجر نے تعلیم الاسلام احمدیہ مڈل و پرائمری سکولز کی سالانہ رپورٹیں پیش کیں۔

پونے نو بجے جناب رئیس التبلیغ صاحب نے مرکز سے آنے والے دو خاص پیغامات پڑھ کر سنائے۔ پہلے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث کا قیمتی اور روح پرور پیغام سنایا گیا۔

دوسرا پیغام محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا تھا۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے مذہبی، تعلیمی اور تبشیری کوششیں تیز تر کرنے کی نصیحت فرمائی۔ پیغامات سنائے جانے کے دوران احباب نے بکثرت اور پُرجوش آواز میں نعرہ ہائے تکبیر اور خلافتِ احمدیہ زندہ باد کے نعرے بلند کئے۔

پیغامات کے بعد مالی قربانیاں پیش کرنے کا فخر سب سے پہلے جناب عثمان بن آدم صاحب کو ملا۔ ریجنل چیئرمین سنٹرل ریجن انہوں نے ایک سو پونڈ پیش کئے۔ پھر انہوں نے قربانی پیش کرتے ہوئے پُرزور تحریک بھی کی۔ احباب تو اس وقت سے منتظر بیٹھے تھے دیکھتے ہی دیکھتے سٹیج پر نوٹوں کے ڈھیر لگنے شروع ہو گئے۔ مختلف علاقوں کے لوگ دعائیہ اشعار پڑھ پڑھ کر احباب کو قربانی میں حصہ لینے کی تحریک کر رہے تھے اور ان کے نمائندے برابر سٹیج پر آ آ کر رقوم پیش کر رہے تھے دو گھنٹوں میں ہی قریباً دو ہزار پونڈ جمع ہو گئے۔ ذالک فضل اللہ۔ مسیح موعودؑ کے پروانے اسلام کے مشن کی تکمیل کے لئے جس جوش و خروش کا مظاہرہ کر رہے تھے الفاظ بیان کرنے سے عاجز ہیں۔ نماز جمعہ و عصر کے لئے یہ اجلاس بارہ بجے ہی ختم کر دیا گیا۔

سوا دو بجے نماز جمعہ و عصر جلسہ گاہ میں ہی ادا کی گئیں۔ خطبہ جمعہ میں امیر صاحب نے سورۃ صف اور سورۃ جمعہ کی آیات کی تفسیر بیان کی اور بتایا کہ مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں کس قسم کی قربانیوں کی ضرورت ہے اور اس بارہ میں جماعت کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔ نماز جمعہ میں جماعت کی ترقی اور اشاعت اسلام و احمدیت کے لئے خاص طور پر دعائیں کی گئیں۔

اجلاس چہارم

نمازِ جمعہ کے بعد اڑھائی بجے تلاوت قرآن کریم کے ساتھ اجلاس چہارم کی کارروائی شروع کی گئی۔ آکان زبان میں ایک نظم پڑھی جانے کے بعد جناب الحاج ہارون والا صاحب نے "زکوٰۃ اور مالی قربانی" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس پُراثر تقریر کے بعد دوبارہ مالی قربانی کا سلسلہ شروع ہوا۔ احباب جماعت حسب توفیق اس میں حصہ لیتے رہے، جلسہ گاہ اس تمام عرصہ میں قربانی کا جذبہ اُبھارنے والے شعروں سے گونجتا رہا۔

ساڑھے چار بجے احمدی نوجوانوں کی دو ٹیمیں فٹ بال کے میدان میں نکلیں اور کھیل کے اعلیٰ معیار کا مظاہرہ کیا۔ احباب نے یہ میچ بڑی دلچسپی سے دیکھا اور خوب داد دی۔ میچ کے خاتمہ پر جملہ احباب نماز مغرب و عشاء اور تراویح کے لئے رخصت ہو گئے۔

اجلاس پنجم

مؤرخہ ۸ جنوری بروز ہفتہ کانفرنس کا پانچواں اور آخری اجلاس جناب الحاج الحسن عطاء صاحب کی صدارت میں سوا آٹھ بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآنِ مجید اور ایک عربی نظم پڑھے جانے کے بعد ایک علمی تقریر "نماز کی اہمیت" کے متعلق جناب الحاج آدم صاحب نے کی۔

"تعلیم بالغاں" کے موضوع پر جناب احمد صادق صاحب نے اپنی تقریر میں افرادِ جماعتِ احمدیہ کو خاص طور پر تعلیمی میدان میں نمونہ پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

بعدہٗ جناب صادق جانسن صاحب نے "جماعتِ احمدیہ کے بیرونی مشنز" کے حالات بیان کئے اور متعدد بیرونی جماعتوں کی مساعی جمیلہ پر روشنی ڈالی۔ اسی ضمن میں جناب محمد آرتھر صاحب نے احمدیت کے ذریعہ سے اشاعتِ اسلام کے عظیم الشان کام کو واضح کیا نیز اپنے قیامِ ربوہ کے متعدد واقعات بیان کئے۔

ان دلچسپ تقاریر کے بعد جناب امیر صاحب نے مختلف جماعتوں کی طرف سے پیش کی جانے والی مالی قربانیوں کا اعلان کرتے ہوئے جملہ احباب سے اپیل کی کہ وہ زیادہ سے زیادہ قربانی کے ذریعہ سے جملہ جماعتوں میں اوّل پوزیشن حاصل کریں۔ اپیل کے بعد احباب نے پھر خوشی کے گیت گانے شروع کئے اور نصف گھنٹہ کے اندر ہی اندر ایک معقول رقم پیش کر دی۔

پونے بارہ بجے جلسہ کا آخری اور دلچسپ پروگرام منعقد ہوا۔ یہ تھا "احمدی بچوں کی دینی معلومات کا مظاہرہ"۔ مختلف جماعتوں اور حصوں کے بچے الگ الگ ٹولیوں میں ترتیب و تنظیم کے ساتھ سٹیج پر آئے کبھی تلاوت قرآنِ مجید کی اور اس کا آکان (AKAN) ترجمہ سنایا اور کبھی عربی میں احادیث سنا کر ان کی تشریح بیان کی۔ ایک افریقن بچے نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا

کے چھ سات شعر اُردو زبان میں بڑی روانی سے سنائے اور خوب داد وصول کی۔

ساڑھے بارہ بجے مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعتِ احمدیہ غانا نے بچوں کے مقابلہ دینی معلومات میں اوّل آنے والوں اور فٹ بال میچ جیتنے والی ٹیم کو انعامات عطا فرمائے۔ دورانِ سال بہترین کارکردگی اور حسنِ عمل دکھانے والے لوکل مبلغین کو

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ

والی انگوٹھیاں بطور انعام پیش کیں۔ آخر پر آپ نے اس کانفرنس کے موقعہ پر پیش کی جانے والی قربانی کی رقوم کا اعلان کیا۔ یہ کل رقم ۳۲۶۰/- تھی (قریباً ساڑھے بیالیس ہزار روپے تھی)۔

بعد ازاں آپ نے اختتامی تقریر فرمائی۔ کانفرنس کی کامیابی پر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے دو اُمور کے متعلق خاص طور پر توجہ دلائی۔ اوّل تجدید عہدِ بیعت خلافتِ ثالثہ کے متعلق اور دوم اکرہ میں احمدیہ مسجد کی تعمیر کے متعلق ضروری باتیں بیان کیں۔ تجدید بیعت کے ضمن میں آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرامؓ کو چار خلافتوں کے موقعہ پر چار چار مرتبہ بیعت کرنے کی سعادت میسّر آئی تھی۔ احمدی احباب کو خلفاء حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت بھی بہت جلد کرنی چاہیئے۔ مقامِ شکر ہے کہ اکثر احباب پہلے ہی بیعت کر چکے ہیں پھر بھی اگر کوئی شخص بیعت کرنے سے رہ گئے ہوں تو وہ بہت جلد اس طرف توجہ کریں۔

دعا

قریباً ایک بجے جناب امیر صاحب جماعتِ احمدیہ غانا نے ایک لمبی اور پُرسوز دُعا فرمائی۔ دعا سے قبل آپ نے اکنافِ عالم میں احمدیت کی ترقی کے لئے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و عافیت کے لئے، خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے لئے، مبلّغین جماعت اور درویشانِ قادیان کے لئے خاص طور پر دعا کی تحریک کی۔

بالآخر دعا کے بعد یہ بابرکت کانفرنس اختتام پذیر ہوئی اور مسیح موعودؑ کے پروانے اور نام لیوا، احمدیت و اسلام کے لئے قربانیاں کرنے والے یہ فدائی درود و سلام پڑھتے اور خوشی کے گیت گاتے ہوئے رخصت ہوئے۔

کانفرنس کے دوران باجماعت نمازِ تہجد اور نمازِ تراویح کا خاص انتظام کیا گیا تھا۔ نماز فجر کے بعد باقاعدگی سے درس القرآن ہوتا رہا۔ غرضیکہ احباب نے اپنا جملہ وقت خدا اور رسولؐ کی باتیں سننے میں گزارا اور رمضان المبارک و کانفرنس کی دوہری برکتوں سے مالا مال ہوئے +

مسجد نور فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) میں عید الفطر کی تقریب سعید

جرمن۔ ترکی۔ ایران۔ پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے چھ صد سے زائد مسلمانوں کا ایمان افروز اجتماع

(مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری فرانکفورٹ)

مورخہ ۲۳ جنوری بروز اتوار مسجد فرانکفورٹ مغربی جرمنی میں عید الفطر کی نماز ادا کی گئی جس میں فرانکفورٹ اور اسکے گرد و نواح میں رہنے والے ۶۰۰ سے زائد مسلمانوں نے شرکت کی۔ عید سے قبل جرمن اور ترکی زبان میں عید کارڈ اور دعوت نامے چھپوا کر تقسیم کئے گئے تھے۔ مقامی اخبارات اور ریڈیو میں بھی نماز عید کے دن اور وقت کا اعلان کرایا گیا۔ گو عید کی نماز کا وقت ساڑھے دس بجے مقرر تھا۔ مگر لوگ صبح چھ بجے ہی آنے شروع ہو گئے۔ نماز فجر تک مسجد اور ملحقہ ہال دونوں پر ہو چکے تھے۔ سات بجے نماز فجر ادا کی گئی۔ جس کے ختم ہوتے ہی تمام مسجد درود شریف ذکر الٰہی اور دعاؤں سے گونج اٹھی۔ ابھی نمازیوں کی آمد کا سلسلہ جاری تھا۔ اس لئے تین اور کمروں کو بھی خالی کر کے قالین بچھائے گئے۔ ۸½ بجے تک مسجد اور رہائشی کمرے پر ہو گئے۔ چنانچہ پہلی نماز عید اسی وقت پڑھا دی گئی۔ خطبہ خاکسار نے جرمنی زبان میں پڑھا جس کے بعد ترکی زبان میں اس کا ترجمہ ایک ترک دوست کے ذریعہ سنایا گیا۔ دوسری نماز ساڑھے دس بجے وقت مقررہ پر ادا کی گئی۔ جس میں شامل ہونے والوں کی تعداد پہلے سے بھی زیادہ تھی۔ ترکوں کی احمدیت کے متعلق بڑھتی ہوئی دلچسپی اور جستجو کے پیش نظر اس بار خاکسار نے خطبہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصہ رمضان شریف اور روزوں کی برکات سے متعلق تھا اور دوسرا ظہور مسیح و مہدی علیہ السلام کے متعلق تھا۔

. . . .

. . . .

. . . .

خطبہ کا ترجمہ پہلے سے ترکی زبان میں تیار کروایا ہوا تھا چنانچہ ایک ترک دوست نے پڑھ کر سنایا اور تمام دنیا کے مسلمانوں کی ترقی و بہبودی کے لئے دعا کے ساتھ یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

عید کے روز شام ساڑھے چھ بجے مختصر پیمانے پر ایک دعوت کا انتظام کیا گیا۔ جس میں ہیں کے قریب غیر مسلم اور مسلم جرمن احباب نے شرکت کی۔ اس دعوت کے لئے پاکستانی طرز کے کھانوں کی تیاری کا فریضہ برادرم محمد شریف خالد صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ نے ادا کیا۔ برادرم محمود احمد مرزا صاحب نے صفائی اور دیگر انتظامات میں بڑے خلوص سے حصہ لیا اسی طرح برادرم محمود احمد چیمہ نے بھی عید کے جملہ انتظامات میں شروع سے آخر تک پورا حصہ لیا۔ اور اس طرح یہ بابرکت تقریب مجموعی لحاظ کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس موقع پر خاکسار نے معزز مہمانوں کو اسلام و احمدیت سے روشناس کرنے کے لئے ایک مختصر خاکہ پیش کیا۔ اور ہمارے نومسلم بھائی مسٹر محمود اسماعیل نے مشن کی طرف سے آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

قابل توجہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان

صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے اپنے ریزولیوشن ۳۵ ر/ ۱۷/۸/۶۵ غ م میں پردہ خواتین سے متعلق بعض رپورٹوں کی بناء پر یہ فیصلہ فرمایا تھا۔

"واضح طور پر رپورٹ کی جائے۔ کہ کوئی با تنخواہ یا آنریری کارکن سلسلہ ایسا تو نہیں جس کی بچی یا بچیاں بے پردہ ہوں"

اس ریزولیوشن کی تعمیل صدر انجمن نے نظارت اصلاح و ارشاد کے ذمے لگائی تھی۔ نظارت نے جماعتوں کو سرکلر مطبوعہ کاپی کی صورت میں بھجوایا۔ اور جماعتوں سے جوابات منگوا کر رپورٹ صدر انجمن میں پیش کی۔ جس پر صدر انجمن نے ریزولیوشن ۲۹ ر/ ۱۹-۱-۶۶ کی رو سے فیصلہ فرمایا

"اطلاع ہوئی دو ماہ بعد پھر رپورٹ کی جائے"

نظارت ہذا تمام جماعتوں کی توجہ کے لئے یہ فیصلہ شائع کر رہی ہے۔ مہربانی فرما کر ۱۰ مارچ ۱۹۶۶ء تک تمام جماعتیں رپورٹ نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوا کر ممنون فرما دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

چندہ مسجد ڈنمارک اور لجنات اماء اللہ

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ ۱۰ فروری تک کی رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ مسجد ڈنمارک کے کل وعدہ جات دو لاکھ بہتر ہزار ہو گئے ہیں اور دو لاکھ تئیس ہزار دو سو چھپن روپے اس مد میں جمع ہو چکے ہیں۔ گویا ہفتہ زیر رپورٹ میں ۲۳۳۶ کے وعدہ جات وصول ہوئے ہیں اور ۲۳۶۶ نقد رقم وصول ہوئی ہے علاوہ پاکستان کے ۱۳۷ ڈالر لجنہ اماء اللہ امریکہ نے مسجد ڈنمارک کے لئے دیئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ بنی للّٰہ مسجدًا بنی اللّٰہ لہ بیتًا فی الجنّۃ۔ جو اللہ تعالیٰ کے لئے یہاں مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔ کتنا سستا سودا ہے۔

میری بہنو! اب تک جس بہن نے مسجد کے لئے چندہ نہیں دیا وہ اب اپنا چندہ بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

لجنات اپنے اپنے شہر۔ قصبہ یا گاؤں میں اس بات کا جائزہ لیں کہ ان کے حلقہ میں کوئی بہن ایسی تو نہیں رہ گئی جس نے ابھی تک مسجد ڈنمارک کے چندہ میں حصہ نہ لیا ہو۔ وعدہ جات کی فہرستیں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک سو فیصدی کسی لجنہ کی طرف سے بھی چندہ نہیں آیا۔ ہماری کوشش ہونی چاہیئے کہ سالانہ اجتماع تک ہم یہ رقم پوری کر لیں۔ چند ماہ میں بقیہ رقم کی وصولی کوئی مشکل امر نہیں ہے صرف ضرورت ہے ہمت کی۔ ضرورت ہے استقلال سے کام کرنے کی۔ ضرورت ہے بہنوں کو اس امر کی تلقین کرنے کی کہ وہ سادگی اختیار کریں اپنے اخراجات کم کریں اور مسجد کے لئے چندہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم نے جو بطور اظہار تشکر اللہ تعالیٰ کے حضور یہ وعدہ پیش کیا ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یادگار کے طور پر یہ مسجد تعمیر کریں گی وہ وعدہ جلد از جلد پورا ہو اور اللہ تعالیٰ یہ حقیر نذرانہ قبول فرما کر اس میں برکت ڈالے اور یہ مسجد لاکھوں روحوں کے اسلام قبول کرنے کا موجب بنے آمین اللھم آمین

تین سو یا اس سے زائد دینے والی بہن کا نام انشاء اللہ العزیز مسجد پر کندہ کروایا جائیگا۔ مسجد کی بنیاد عنقریب رکھی جانے والی ہے اس لئے بہت ضرورت ہے کہ وعدہ جات کی ادائیگی جلد از جلد کی جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار: مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۱۲/۲/۶۶

درخواست دعا

میں سخت مشکلات، مصائب اور پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مصائب اور پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین

ملک سوندھا خان طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ بادامی باغ لاہور

ہومیوپیتھ ڈاکٹروں کا رجسٹریشن

ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی رجسٹریشن کے متعلق کئی دوست مختلف استفسارات کر رہے ہیں۔ اُن کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ۔

۱۔ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی رجسٹریشن کے فارم دو روپیہ فی فارم کے حساب سے حبیب بنک کی قریب ترین شاخ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(۲) یہ فارم (حسب ہدایات منسلکہ فارم) پُر کر کے ۳۰ اپریل ۱۹۶۶ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجے جانے ضروری ہیں "رجسٹرار بورڈ آف ہومیوپیتھک سسٹم آف میڈیسن ۲۶۔اے ایم سہراب کڑک روڈ صدر کراچی"

(۳) جو ہومیوپیتھ کم از کم سات سال سے باقاعدہ یا دس سال سے جزوقتی پریکٹس کر رہے ہیں اور ضروری علم و تجربہ رکھتے ہیں وہ رجسٹریشن کے حقدار ہیں۔ تاہم یکم جنوری ۱۹۶۱ء سے بھی جو ہومیوپیتھ پریکٹس کر رہے ہیں اور آئندہ تین سال کے اندر بورڈ کا مقرر کردہ امتحان پاس کرنے کا ارادہ اور قابلیت رکھتے ہیں ان کی ایک الگ فہرست تیار کی جائے گی ایسے دوست بھی ہومیوپیتھک بورڈ کو مذکورہ بالا رجسٹریشن فارم پر درخواستیں بھیج سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ باقی ضروری تفصیلات فارم میں درج ہیں لیکن ایک بات سب ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کو ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ رجسٹریشن محض سات سالہ یا دس سالہ "تجربہ" کی بناء پر نہیں ہوگی اسلئے ہر قسم کے امتحان (زبانی یا تحریری) کے لئے اپنے آپ کو اچھی طرح تیار رکھیں۔

(خاکسار ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر ربوہ)

اعلان نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹ فروری ۱۹۶۶ء بروز بدھ بعد نماز عصر عزیزم شیخ کرامت اللہ فاروقی ابن شیخ نعمت اللہ صاحب ریٹائرڈ کا نکاح عزیزہ شمیم خانم بنت مکرمی محمد انتصار اللہ خاں صاحب بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے موجب برکات بنائے۔ آمین ثم آمین

(صغریٰ فاطمہ ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے ۱۳/۱۴ فروری ۱۹۶۶ء کی شب کو مکرم رانا محمد بخش صاحب ایم اے سینئر ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کو (چار لڑکیوں کے بعد) لڑکا عطا فرمایا ہے۔

احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور صحت و عافیت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(محمد ہارون خان ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

کمشن پی اے ایف

شارٹ سروس سپیشل پرپوزڈ کمشن۔ برائے پی اے ایف کالج ایروناٹیکل انجینئرنگ کراچی اسامیاں (۱) ریڈر۔ تنخواہ ۱۵۰۰ تا ۱۷۵۰ (۲) لیکچرر تنخواہ ۷۵۰ تا ۱۲۰۰۔ شرائط: عمر ۲۱ تا ۴۵۔ کرایہ مکان تنخواہ کا پانچ فیصد۔ قابلیت بصورت ریڈر ماسٹر ڈگری انجینئرنگ۔ لیکچرر بیچلر ڈگری انجینئرنگ و تجربہ۔ درخواستیں ۲۸ فروری تک بنام ڈائریکٹر آف ٹیکنیکل ٹریننگ ایئر ہیڈ کوارٹر پشاور ۷ پی ٹی ۲/۱۳

(ناظر تعلیم)

ضروری تصحیح

لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی کی طرف سے ہمیں ۱۱/۳۰ کی رقم مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ ماہ نومبر میں مل گئی تھی۔ لیکن وہ مصباح بابت نومبر کے گوشوارہ میں ملتان شہر کے چندے کے ساتھ غلطی سے شائع ہو گئی ہے۔

ممبری	-- -- ٦
خدمت خلق	۲۵ — ٦
اصلاح و ارشاد	۱۲ — ۳
	۱۵

اب اس اعلان کے ذریعہ لجنہ ملتان چھاؤنی کے اس چندے کی تصحیح کی جاتی ہے۔ مصباح میں بھی تصحیح کروائی جا رہی ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

روز

انتہائی اعلیٰ وناسپتی

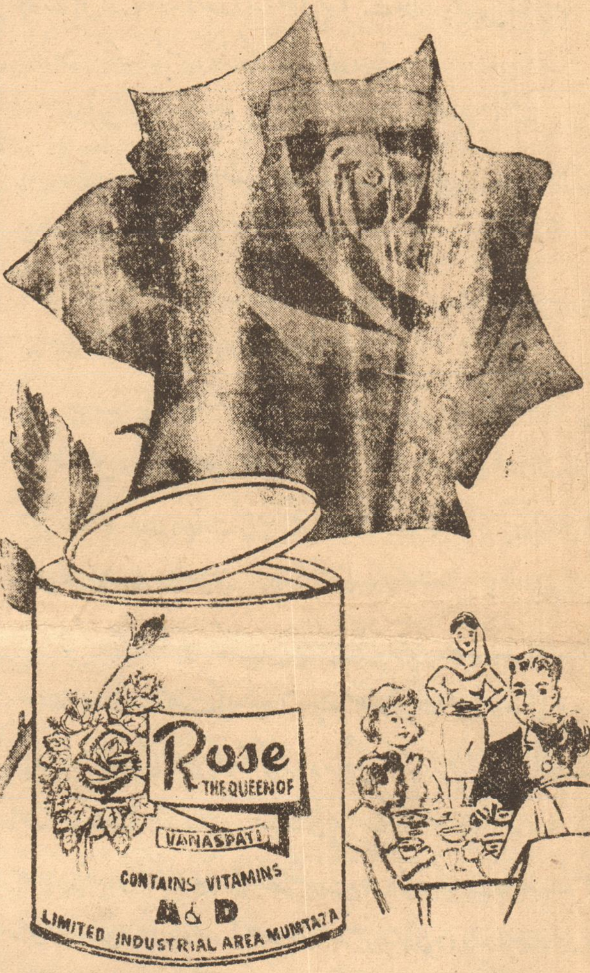

روز وناسپتی

• تازہ
• صاف
اور
• خالص

اعظم پبلسٹی ملتان

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال۔ اور سیکرٹری صاحبان وصایا اسماء کو نوٹ فرمائیں۔

[redacted]

مسل ۱۸۱۱۵ میں غلام فرید ولد چوہدری حاکم دین صاحب قوم جٹ وہاڑ پیشہ زمیندار عمر۔ سال تاریخ پیدائشی احمدی ساکن دھاروالی چک ۳۳ ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۵/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت تین ایکڑ اراضی زرعی مالیتی -/۶۰۰۰ روپے کی ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔ میرا گزارہ اسی زمین کی آمد پر ہے اگر اس کے علاوہ کوئی اور آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: غلام فرید ولد چوہدری حاکم دین دھاروالی چک ۳۳ ڈاک خانہ خاص براستہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:- محمد اسمٰعیل دیانگڑھی برادر موصی۔

گواہ شد:- محمد ابراہیم پسر موصی۔

مسل ۱۸۱۱۶ میں شیخ شریف احمد قادیانی ولد شیخ امام دین صاحب مرحوم پیشہ تجارت عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ڈاک خانہ احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت یک صد روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ العبد شیخ شریف احمد قادیانی ولد شیخ امام الدین صاحب مرحوم احمد نگر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

گواہ شد:- محمد اسلم ولد محمد حسین صاحب بٹ نائب صدر جماعت احمدیہ احمد نگر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

گواہ شد:- قریشی محمد نذیر خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ احمد نگر

کیل چھائیوں پھوڑے پھنسی خارش اور اگزیما کے لئے

برنافک کریم فی ٹیوب ایک روپیہ ۲۵ پیسے

طبیب دوست کو نسخہ تحریر فرمائیں

اوپل

تیار کردہ:- کیمیکل انڈسٹریز گجرات

ایک خط

لکھ کر فہرست کتب سلسلہ اردو، انگریزی طلب فرمائیں

ادریسیل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نواب شاہ ۱۵ فروری۔ صدر ایوب خان نے ایک پیغام میں مغربی پاکستان کے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ درخت لگانے کے کام کو قومی فریضہ سمجھیں اور ہر ممکن سعی سے کام لے کر موسم بہار کے ہفتہ شجرکاری کو کامیاب بنائیں۔ صدر ایوب نے یہ پیغام ہفتہ شجرکاری کے سلسلے میں دیا ہے جو صوبے بھر میں ۱۱ سے ۱۷ فروری تک منایا جا رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ حالیہ جنگ میں ہمارے سرحدی علاقوں میں درختوں کو حد سے زیادہ نقصان اور خشک سالی کے دور دورہ کی وجہ سے درخت لگانے کے لئے ہماری ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں، لیکن ہمیں ایک زندہ و پائندہ قوم کی حیثیت سے ہر قسم کے حالات سے نبرد آزما ہونا اور اپنی مشکلات پر مردانہ وار قابو پانا ہے۔

لائل پور:- ۱۵ فروری۔ مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات خواجہ شہاب الدین نے کہا ہے کہ ملک کی مضبوط معیشت اور مستحکم سیاسی نظام کی بدولت پاکستان نے قوموں کی برادری میں باعزت مقام حاصل کر لیا ہے اور اس کا سہرا صدر ایوب کی حکومت کے سر ہے جس نے زندگی کے مختلف شعبوں میں انقلابی تبدیلیاں لا کر ملک کو سیاسی اور اقتصادی استحکام عطا کیا ہے۔ وہ چناب روٹری کلب کے ڈنر کے موقع پر تقریر کر رہے تھے۔

خواجہ شہاب الدین نے کہا کہ صدر ایوب نے ملک کے وسائل سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے، تا کہ ملک میں دولت کی تقسیم میں حتی الوسع مساوات قائم ہو سکے۔ اور امیر و غریب کا فرق ختم کرنے کے لئے عام آدمی کی آمدنی بڑھائی جا سکے۔

کراچی ۱۵ فروری۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اعلان تاشقند کو حصول کشمیر کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ کشمیر سے دستبرداری اور بھارت سے جنگ نہ کرنے کا معاہدہ نہیں ہوا۔ مسٹر بھٹو نے کہا کہ اعلان تاشقند ہمارے لئے حرف آخر نہیں اگر بھارتی حکومت صدق دل سے اس پر عمل کرنا چاہتی ہے تو ہم بھی اس امن کی راہ پر عمل کریں گے۔ انہوں نے بھارتی لیڈروں کے بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہم ان کی دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوں گے۔ اعلان تاشقند کا مطلب کشمیر سے دستبرداری اور جنگ نہ کرنے کا معاہدہ نہیں ہے ہم نے ایک اچھے ہمسایہ کی طرح اعلان تاشقند کو حصول کشمیر کا ایک ذریعہ بنایا ہے ہمیں امید ہے کہ بھارت کی حکومت بھی اعلان تاشقند پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کرے گی۔

ہانگ کانگ ۱۵ فروری۔ گھانا کے صدر نکرومہ اس سال کے دوران کسی وقت عوامی جمہوریہ چین کا دورہ کریں گے۔ یہ بات چین میں گھانا کے نئے سفیر نے بتائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر نکرومہ شمالی ویٹ نام جاتے ہوئے چین کا دورہ بھی کریں گے۔

لندن ۱۵ فروری۔ برطانیہ کی فوجی ہائی کمان اور حکومت میں اس بات پر شدید اختلاف پیدا ہو گیا ہے کہ جدید ترین طیارے ملک کے اندر بنائے جائیں یا انہیں امریکہ سے حاصل کیا جائے۔ کل اس سلسلہ میں اعلیٰ فوجی افسروں کا ایک اجلاس ہوا جس کی صدارت وزیر اعظم مسٹر ولسن نے کی۔ کابینہ کا اجلاس بھی منعقد ہوا۔

بحریہ کی کہنا ہے کہ وہ امریکہ کے ایف ۱۱۱ قسم کے طیاروں سے کام نہیں چلا سکتی اور اپنے طیارہ بردار جنگی جہازوں کے لئے خود جدید ترین طیارے بنانا چاہتی ہے۔ اس کے برعکس حکومت کی خواہش ہے کہ فی الحال امریکی طیاروں سے کام چلایا جائے۔

کراچی ۱۵ فروری۔ انڈونیشیا کے وزیر تجارت بریگیڈیئر جنرل احمد یوسف نے کہا ہے کہ ان کے دورہ پاکستان سے دونوں ملکوں کے تعلقات کو مزید تقویت پہنچے گی۔ اور بہتر مفاہمت پیدا کرنے میں مدد ملے گی۔ مسٹر احمد یوسف کل رات کراچی کے ہوائی اڈہ پر پاکستان کے تین روزہ دورہ پر پہنچنے کے بعد ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے نمائندے سے بات چیت کر رہے تھے۔

بریگیڈیئر احمد یوسف نے کہا کہ انڈونیشیا دوسرے ملکوں کے مقابلہ میں ہر بات میں پاکستان کو فوقیت دیتا ہے۔ جس میں تجارت بھی شامل ہے کیونکہ پاکستان اور انڈونیشیا کے درمیان انتہائی دوستانہ تعلقات ہیں۔

راولپنڈی :- ۱۵ فروری۔ پاکستان میں خام تیل کی پیداوار میں گزشتہ سال پانچ فیصد اضافہ ہو گیا ۱۹۶۴ء میں ملک کے تیل کے کنوؤں سے ۳۲ لاکھ ۸۰ ہزار پیپے نکالے گئے تھے لیکن ۱۹۶۵ء میں ان کی تعداد ساڑھے ۳۴ لاکھ تک پہنچ گئی اس اضافہ کا انکشاف اٹک آئل کمپنی پاکستان آئل فیلڈز لمیٹڈ اور پاکستان پٹرولیم لمیٹڈ کے اعداد و شمار کے مطالعہ سے ہوا ہے یہ خام تیل پوٹھوہار کے علاقے سے نکالا جاتا ہے۔

جکارتہ ۱۵ فروری۔ سوکارنو نے کہا ہے کہ اگر فلپائن نے ملائشیا کو تسلیم کر لیا تو یہ اس معاہدہ کی خلاف ورزی ہوگی جو ۱۹۶۳ء میں دونوں ملکوں میں طے پایا تھا۔ انہوں نے اس بات کو دہرایا کہ انڈونیشیا ملائشیا کے خلاف اپنی مہم جاری رکھے۔

بچوں کو قرآنِ مجید ناظرہ پڑھانے کا انتظام اور لجنات اماء اللہ کا فرض

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ خطبہ میں جماعت کی اس طرف توجہ مبذول کرائی ہے کہ بہت جلد ایسا انتظام کریں کہ جماعت کے سو فیصدی بچے قرآن مجید ناظرہ پڑھ لیں۔ بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کی ذمہ داری مردوں سے زیادہ عورتوں پر عائد ہوتی ہے۔ مرد اپنے کاموں کے سلسلہ میں باہر رہتے ہیں اور بچوں کی دینی تعلیم کی طرف کما حقہٗ توجہ نہیں دے سکتے۔ لیکن عورتیں گھر میں رہتے ہوئے اپنے بچوں کو خود قرآن مجید پڑھا سکتی ہیں۔ مرکز میں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مدرسوں میں بھی قرآن مجید پڑھانے کا انتظام موجود ہے اور لجنہ کے زیر انتظام بھی لیکن مرکز سے باہر کثرت سے ایسے بچے ہیں جو سکولوں میں جاکر دنیوی تعلیم تو حاصل کر رہے ہیں مگر قرآن مجید نہیں پڑھتے۔

پس میں اس اعلان کے ذریعہ تمام لجنات کو توجہ دلاتی ہوں۔ کہ وہ اپنی لجنہ کا دورہ کر کے اس امر کا جائزہ لیں کہ ان کے ہاں کل کتنے بچے ہیں! ان میں کتنے قرآن مجید ختم کر چکے ہیں؟ کتنے قرآن مجید پڑھ رہے ہیں! اور کتنے ایسے بچے ہیں جو کوئی انتظام نہ ہونے کی وجہ سے قرآن مجید ناظرہ نہیں پڑھ سکے! اس قسم کی فہرستیں دس پندرہ روز کے اندر مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں۔ یہ بھی اطلاع دیں کہ جن بچوں نے ابھی تک قرآن مجید نہیں پڑھا ان کے پڑھانے کا انتظام مقامی لجنہ کر سکتی ہے یا نہیں؟ اور ان بچوں کی تعداد کیا ہے۔ اگر مقامی لجنہ ان کے قرآن مجید پڑھانے کا انتظام نہیں کر سکتی تو مرکزی لجنہ انشاء اللہ ان کی تعلیم کا انتظام کرے گی۔

یہ رپورٹ بہت جلد آنی چاہیئے تاکہ آئندہ کے لئے کوئی سکیم مرتب کی جا سکے۔

خاکسار
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مجلس مشاورت کیلئے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۶۶ء کے لئے تجاویز برائے ایجنڈا دفتر ہذا میں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۲۵ فروری ۱۹۶۶ء مقرر کی گئی ہے۔

لہٰذا احباب جماعت اس تاریخ سے قبل تجاویز دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

کوئٹہ میں زلزلے کے جھٹکے

کوئٹہ ۱۵ فروری۔ کوئٹہ میں کل دو مرتبہ زلزلے کے معمولی جھٹکے محسوس کئے گئے کوئٹہ کی رصدگاہ کے اعلان کے مطابق زلزلے کا مرکز کوئٹہ سے دو سو میل دور تھا۔ اس کے علاوہ بارکھان ملتان اور دوسرے علاقوں میں بھی زلزلے کے معمولی جھٹکے محسوس کئے گئے۔

صدر ایوب سے امریکہ کے نائب صدر ہمفرے کی ملاقات

برصغیر کے حالات اور بین الاقوامی امور پر اہم بات چیت

کراچی ۱۶ فروری۔ امریکہ کے نائب صدر ہیوبرٹ ہمفرے کل دوپہر پاکستان کے مختصر دورے پر کراچی پہنچ گئے۔ صدر جانسن کے گشتی سفیر مسٹر ایورل ہیری مین بھی اس دورے میں ان کے ساتھ ہیں۔ کراچی پہنچنے کے چند گھنٹے بعد مسٹر ہمفرے نے صدر محمد ایوب خان سے ملاقات کی اور ان سے پاکستان اور امریکہ کے تعلقات برصغیر کے حالات اور اہم بین الاقوامی امور پر بات چیت کی جن میں ویٹ نام کا مسئلہ بھی شامل ہے۔

مسٹر ہمفرے نے کراچی کے ہوائی اڈے پر ایک بیان دیا جس میں انہوں نے کہا کہ گذشتہ سال واشنگٹن میں صدر ایوب اور صدر جانسن کے درمیان جو اہم بات چیت ہوئی تھی وہ کراچی میں صدر ایوب سے ملاقات کے دوران اسے آگے بڑھائیں گے۔ مسٹر ہمفرے نے پاکستان اور بھارت کی جنگ سے پیدا شدہ صورت حال اور دونوں ملکوں کے درمیان اعلان تاشقند کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اب ایشیا کے ان دونوں عظیم ملکوں کے درمیان تعلقات کا ایک نیا دور شروع ہونے کی امید پیدا ہوگئی ہے اور اب یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ دونوں ملک افلاس بھوک اور بیماری کے خاتمہ کی جدوجہد کے لئے اپنے وسائل کو پھر سے استعمال کر سکیں گے۔

مسٹر ہمفرے جو ویٹ نام کے تنازعہ کے تصفیہ کے سلسلہ میں صدر جانسن کی ہدایت پر جنوب مشرقی ایشیا کے چھ ملکوں کا دورہ کر رہے ہیں کراچی میں ۲۴ گھنٹے قیام کریں گے۔

مسٹر ہمفرے کراچی پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد قائداعظم کے مزار پر گئے۔ جہاں انہوں نے مزار پر پھول چڑھائے شام کو انہوں نے ایوان صدر میں صدر ایوب سے ملاقات کی۔

پاکستان اور نیپال کے درمیان فضائی سروس شروع ہو گئی

کھٹمنڈو ۱۶ فروری۔ پاکستان اور نیپال کے درمیان براہ راست فضائی سروس دوبارہ شروع ہوگئی یہ سروس گذشتہ ستمبر کی پاک بھارت جنگ کے دوران معطل ہوگئی تھی پاکستان اور نیپال کے عوام نے دونوں ملکوں کے درمیان فضائی سروس کی بحالی کا خیر مقدم کیا ہے۔

محترم سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی آف منصوری وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۱۶ فروری۔ نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی آف منصوری ابن محترم حافظ سید عبدالوحید صاحب مرحوم آف منصوری جو پاکستان چپ بورڈ کمپنی جہلم کی راولپنڈی برانچ کے مینیجر تھے۔ اڑھائی ماہ کی علالت کے بعد کل مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۶۶ء سوا گیارہ بجے قبل دوپہر قریباً ۶۵ سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

۱۵ فروری کو ہی نماز عصر کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ نماز جنازہ پڑھانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تھوڑی دور کندھا بھی دیا۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا قبر تیار ہونے پر حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے دعا کرائی۔

مرحوم نہایت مخلص علم دوست اور احمدیت کے فدائی تھے تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ بچپن کی عمر میں اپنے والدین کے ہمراہ تین سال تک مکہ معظمہ میں رہے شروع ہی سے طبیعت میں سعادت تھی اور مذہب سے خاص شغف تھا۔ چنانچہ خلافت ثانیہ کے مبارک دور میں شرح صدر سے بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور اخلاص میں بہت ترقی کی۔ آپ کے والد بزرگوار کو آپ کی بیعت کے بعد قبول احمدیت کی سعادت ملی۔ قیام پاکستان سے قبل کئی سال تک جماعت احمدیہ منصوری کے جنرل سیکرٹری رہے۔ دینی غیرت آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی آپ نے ابتلاؤں میں ثابت قدم رہ کر اپنے صاحب ایمان ہونے کا پورا پورا ثبوت بہم پہنچایا۔ آپ کے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو فرزند اور متعدد نواسے نواسیاں شامل ہیں مکرم حسن محمد خان صاحب عارف نائب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ اور مکرم سید محمد ہارون صاحب بخاری آف جہلم آپ کے داماد ہیں۔ بڑے فرزند مکرم سید عزیز الرحمٰن صاحب ڈھاکہ میں کاروبار کرتے ہیں اور چھوٹے فرزند مکرم سید محمد احمد صاحب نے اسی سال بی اے پاس کیا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما کر دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔